www.faizaneowaisia.net
سلسلہ
اشاعت
نمبر 9
اَلْحُبُّ لِلّٰہِ اَلْبُغْضُ لِلّٰہِ
دوستی اللہ کے لئے دشمنی اللہ کے لئے
مصنف
مفسر اعظم پاکستان، سند المحدثین، امام الوقت، فقیہ العصر، رئیس التحریر
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی
باھتمام
محمد یاسر الحق اُویسی، محمد عظیم اُویسی
ناشر
بزمِ فیضانِ اُویسیہ (باب المدینہ) کراچی
M-125 اُویسی کمپیوٹر، جیلانی سینٹر، میری ویدر ٹاور کراچی
فون: 0322-8621281-82-83-84-85
Desinged by: RazaComposing
2465290, 03009293724

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

الحبّ للہ البغض للہ

دوستی اللہ کے لئے دشمنی اللہ کے لئے

﴿مصنف﴾

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام﴾------محمد یاسر الحق اُویسی ، محمد عظیم اُویسی

اشاعت ﴾------رجب المرجب 1427ھ ، اگست 2007ء

کمپوزنگ﴾------محمد عمیر اُویسی

پروف ریڈنگ﴾------حافظ شاکر احمد اُویسی، حافظ عبد الستار اُویسی

﴿ناشر﴾

بزمِ فیضانِ اُویسیہ باب المدینہ (کراچی)

پیش لفظ

الحمدللہ علیٰ فضلہ واحسانہ ، بزمِ فیضانِ اُویسیہ گذشتہ 11 سال سے مسلکِ اہلسنّت والجماعت کی ترویج واشاعت کے لئے دن رات مصروفِ عمل ہے جس کی سرپرستی پیرِ طریقت ، رہبرِ شریعت شیخ الحدیث والقرآن محدث وقت حضرت علامہ ابو الصالح پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی فرما رہے ہیں۔آپ نے اس دورِ پرفتن میں "4000" سے زائد کتابیں تحریر فرمائیں جن میں نصف سے زائد غیر مطبوعہ ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ "الحب للہ البغض للہ" سلسلہ اشاعت مفسرِ اعظم پاکستان کی نویں پیشکش ہے مولا ﷻ اسے اپنی بارگاہ میں مقبولیت کا شرف بخشے ، مصنف استاذی وسندی کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کے طفیل صحت وعافیت کے ساتھ اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ مجھے اس قابل سمجھ کر اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰس

ناظمِ اعلیٰ وسگِ درگاہِ اُویسی محمد جعفر نوید اُویسی

﴿تعارف مفسرِ اعظم پاکستان﴾

موجودہ دور کے کثیر التصانیف اور فاضل جس کا کثرت تصانیف و تالیفات میں کوئی مدمقابل نہیں دکھائی دیتا ☆ان کا شمار ان میں ہوتا ہے جو بیک وقت کئی محاذوں پر کام کر رہے ہیں ☆درس و تدریس وعظ و تقریر کے ساتھ ساتھ وہ محققانہ تحاریر میں بھی یگانہ روزگار ہیں ☆معتدد ضخیم و عظیم کتب کے تراجم اور شارح کے بادشاہ ہیں ☆صاحب علم اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ ہیں ☆آپ اہلسنت کے جید عالم اور یادگارِ اسلاف ہیں ☆ایامِ طالب علمی سے لکھ رہے ہیں اور خوب وہ تصانیف اور تالیف کا فطری ذوق رکھتے ہیں ☆وہ سفر و حضر میں بھی قلم و قرطاس تھامے دکھائی دیتے ہیں ☆انکی فکر و قلم میں بھی برکت ہے ☆انداز بیاں انتہائی شیریں، مشفقانہ، سادہ اور عام فہم ہے مگر عالمانہ جاہ جلال سے بھرپور ہے ☆آپ انتہائی فقیر صفت طبیعت کے حامل کمال درجہ سادگی، تقویٰ، تصوف اور عشقِ رسول ﷺ سے سرشار اور اللہ رب العزت کے کامل ولی اور پارسا بزرگ ہیں واعظ بھی بے مثال خطیب باکمال، عابد بے ریا، عالم باعمل، صوفی باصفا، سنیوں کے پیشوا اور زہد و تقویٰ سے سرشار ☆آپ شریعت، طریقت، معرفت، اور تصوف میں بھی اہم کردار اور خدمت انجام دے رہے ہیں ☆تفسیر و احادیث اور فقہ وغیرہ علوم میں ایک ماہر اور کامل استاد کی حیثیت رکھتے ہیں ☆آپ ایک نامور مفسرِ اعظم، محدثِ وقت، فقیہ العصر، مفکرِ اسلام، رئیس التحریر، امام المناظرین، استاذ العلماء والفضلاء، ابو المتقیان، اور قطب زماں ☆وطن عزیز ملک پاکستان کی وہ عظیم ہستی جن کو غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراں، ثانیٔ اعلٰحضرت اور اہلسنت کا عظیم سرمایہ کہا جاتا ہے ☆میری مراد ان سے مسلک کے پاسبان، اللہ کا احسان، مفسرِ قرآن، سرچشمہ فیضان، وہ فیض بیکراں، فیضان ہی فیضان، اور نمازی میدان، علماء کے بھی سلطان، سنیوں کی جان یہ اک عظیم انسان، ملک کی آن بان، صاحبِ عرفان، وہ بحر

بیان، مسلک کے ترجمان، عظمت کا اک نشان، یہ اک غنیمت جان، اللہ کی اک شان، سب پہ مہربان، ہاں وہی جن کو آفتاب سلسلہ اُویسیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان کا نام نامی اسم گرامی شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ ہے۔

جی ہاں یہ وہی ہستی ہیں جن کو ۵۰ سال سے ہر سال حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہو رہی ہے ☆ جو خود بھی حافظِ قرآن اور اولاد بھی حافظِ قرآن ہے ☆ جو خود بھی عالمِ دین اور اولاد بھی علماء کرام ہیں ☆ جو خود بھی مفتی اور بچے بھی شرعی ودینی مسائل کے رہنما ہیں ☆ جو خود بھی سادہ اور بچے بھی سادگی کا نمونہ بنے ہوئے ہیں ☆ جو قادری بھی ہے رضوی بھی ہے ☆ جو محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ کے شاگردِ خاص ہیں ☆ جو آج کے دور میں تصویرِ اسلاف ہے ☆ جو مناظرِ اسلام ہے ☆ جو گستاخوں کے لئے شمشیرِ بے نیام ہے ☆ جس کو دیکھ کر خدا یاد آجائے ☆ جو عشقِ رسول ﷺ سے سرشار ہے ☆ جو سینکڑوں علمائے اہلسنت کا دلبر و دلدار ہے ☆ جس کے نام کے جھنڈے گڑ چکے ہیں ☆ جس نے اپنا تن، من، دھن سنیت کے لئے وقف کر دیا ☆ جو امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی بولی بولتا ہے ☆ جو دربارِ رسالت ﷺ میں ہر سال اعتکاف کی سعادت حاصل کر رہا ہے ☆ جو حضرت الحاج خواجہ محمد دین سیرانی علیہ الرحمہ (سجادہ نشین دربارِ عالیہ حضرت خواجہ محکم دین سیرانی علیہ الرحمہ) کے خلیفہ مجاز اور مریدِ صادق ہے ☆ جو حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی علیہ الرحمہ کا بھی خلیفہ مجاز اور مریدِ صادق ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے وطفیل آپکے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور عمرِ خضر بخیر وعافیت وسلامتی عطا فرمائے۔

سگِ بارگاہِ اُویسی محمد جعفر نوید اُویسی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ج ومن یفعل ذالک

فلیس من اللہ فی شیء الا ان تتقوا منھم تقۃ ط

(پارہ ۳ رکوع ۱۱)

ترجمہ:

اہل اسلام مسلمان کے سوا کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اسے اللہ سے کچھ واسطہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو۔

شان نزول:

حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ نے جنگ احزاب کے دن حضور ﷺ سے عرض کیا کہ پانچ سو یہودی میرے ہمدرد اور حلیف ہیں میں چاہتا ہوں کہ دشمن کے مقابلہ میں ان سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور خدا ورسول ﷺ کے دشمنوں کو دوست ومددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں راز دار بنانا اوران سے دوستی ومحبت کرنا ناجائز قرار دیا گیا۔ہاں اگر جان ومال کے نقصان کا اندیشہ ہو تو ایسے وقت میں صرف ظاہری برتاؤ کرنا جائز ہے۔

(اسباب النزول للواحدی)

دوسری جگہ فرمایا

یاایھالذین امنو لا تتخذ ابائکم و اخوانکم اولیاء ان ستحبو الکفر علی الایمان ط ومن یتولھم منکم فاولئك ھم الظلمون ٥

(پارہ ۱۰ رکوع ۹)

ترجمہ

اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

شانِ نزول

جب مسلمانوں کو کافروں سے ترک محبت کا حکم دیا گیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنے باپ، بھائی اور رشتہ دار وغیرہ سے تعلق ختم کر دے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا کہ کافروں سے دوستی و محبت جائز نہیں چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ چنانچہ آگے ارشاد فرمایا۔

قل ان کان اباؤکم ابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومسکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله وجهاده فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره ط والله لایهدی القوم الفسقین ٥

(پارہ۱۰ رکوع ۹)

ترجمہ

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہاری پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اپنے دین وایمان کو بچانے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمانوں پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول پیارے مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کے مقابلہ میں دنیا کے تعلقات کی پرواہ کرنے والا فاسق ہے

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خدا اور رسول ﷺ کی محبت ایمان کی دلیل ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر فرمایا

لا تجد قوما یومنون با الله والیوم الاخر یوادون من حاد الله و رسوله ولو کانو اباء هم او ابنا ئهم او اخوانهم او عشیرتهم ط اولئك کتب فی قلوبهم لایمان وایدهم بروح منه ط ویدخلهم جنت تجری من تحتها النهر خلدین فیها ط رضی الله عنهم ورضو عنه ط اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون ط

(پارہ ۲۸ رکوع ۳) **ترجمہ**

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور قیامت کے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگر چہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی روح کی طرف سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔

معلوم ہوا کہ مومن کی یہ شان ہی نہیں اور اس کا ایمان یہ گوارا ہی نہیں کر سکتا کہ خدا اور رسول کے دشمنوں، بد دینوں، بد مذہبوں اور خدا و رسول ﷺ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے محبت کرے اور خواہ وہ دشمن رسول اس مومن کا باپ دادا ہی کیوں نہ ہو۔ اور جس میں یہ صفت پائی جائے گی اللہ تعالیٰ اسے سات نعمتوں سے نوازے گا۔

۱) اللہ تعالیٰ ایمان کو دل میں نقش کر دے گا۔

۲)اس میں ایمان پر خاتمہ کی بشارت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا مٹتا نہیں ہے۔
۳)اللہ تعالیٰ روح القدس سے مدد فرمائے گا۔
۴)ہمیشہ کے لئے ایسی جنتوں میں جائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔
۵)اللہ والا ہو جائے گا۔
۶)منہ مانگی مُرادیں پائے گا۔
۷)اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور بندے کے لئے اللہ کی رضا بس ہے۔

چنانچہ ایمان کی یہ شان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ملاحظہ ہو

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ جراح کو جنگ اُحد میں قتل کر دیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مقابلہ کے لئے بلایا لیکن حضور ﷺ نے اُنہیں اجازت نہ دی۔ حضرت معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو جنگ بدر میں قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب وحمزہ وابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے ربیعہ کے لڑکوں عتبہ، شیبہ اور ولید بن عقبہ کو جنگ بدر میں قتل کر دیا جو اُن کے رشتہ دار تھے۔

افسوس آج کل کے مسلمان کہلانے والے اپنے مرتد اور بے دین رشتہ داروں اور دوستوں سے قطع تعلق کرنے سے بھی مجبوری ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یاایھا الذین امنوا لا تتخذ والیھود و النصری اولیآء م بعضھم اولیآء بعض ط ومن یتولھم منکم فانہ منھم ط ان اللہ لا یھد القوم الظٰلمین ہ
(پارہ ۶ رکوع ۱۲)

ترجمہ

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے

کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔بیشک اللہ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

شانِ نزول

صحابی رسول حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سے فرمایا کہ یہودی میرے بہت دوست ہیں جو بڑی شان وشوکت والے ہیں۔لیکن اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اللہ ورسول کے سوا میرے دل میں کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ میں یہود کی دوستی ختم نہیں کرسکتا اس لئے مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے۔مجھے ان کے ساتھ رسم وراہ رکھنی ضرور ہے تاکہ وقت آنے پر وہ ہماری مدد کریں تو حضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عبادہ کا یہ کام نہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کو نازل فرما کر بتادیا کہ یہود ونصاریٰ سے محبت و دوستی قائم رکھنا مسلمانوں کی شان نہیں

(تفسیر صاوی جلد اول ص ۲۵۱)

افسوس آج بھی اسی عبداللہ بن ابی کی طرح عذر پیش کرتے ہیں کہ اگر ہم بے دینوں، بدمذہبوں اور خدا ورسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے دوستی و محبت نہ قائم رکھیں اور ان سے نفرت کریں تو ہمارے بہت سے کام رک جائیں گے مگر یہ عذر ان کے نفس کا دھوکہ ہے۔

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے اپنا منشی نصرانی رکھ لیا ہے حالانکہ تم کو اس سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیے کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی

یاایھاالذین امنولا تتخذوالیھود والنصری اولیاء۔

انہوں نے عرض کیا نصرانی کا دین اس کے ساتھ ہے

مجھے تو اس کے لکھنے پڑھنے سے غرض ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اللہ انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو اللہ نے اُنہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو حضرت موسیٰ اشعری ﷺ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے بصرہ کی حکومت کا کام چلانا دشوار ہے میں نے مجبوراً اس کو رکھ لیا ہے کیونکہ اس قابلیت کا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا۔ اس پر امیر المومنین حضرت فاروق اعظم ﷺ نے فرمایا کہ اگر نصرانی مرجائے تو کیا کرو گے جو انتظام اُس وقت کرو گے وہ اب کر لو اور اس دشمن اسلام سے کام لے کر اس کی عزت ہرگز نہ بڑھاؤ۔

(تفسیر خزائن العرفان)

کفار سے دوستی و محبت چونکہ مرتد اور بے دین ہونے کا سبب ہے اس لئے اس کی ممانعت کے بعد فرمایا۔ اب بھی بعض لوگ بد مذہبوں کو اپنے کاروبار میں منشی مختار کار کھ کر یہی عذر کرتے ہیں میں وہی عرض کرتا ہوں جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلکہ وہی عرض کرتا ہوں جو تمام کائنات کا خالق فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین امنوا من یرتدمنکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ ذاذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین ذیجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء ذ واللہ واسع علیم ٥

(پارہ ٦، رکوع ١٢)

ترجمہ

اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا یعنی مرتد ہو جائے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگوں کو کہ وہ اللہ کو پیارے اور اللہ ان کو پیارا ہو گا۔ مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت اور علم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں مسلمانوں میں بعض لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی
اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اللہ کے محبوب ہوں گے اور
اللہ ان کا محبوب ہوگا اور ان کی پہچان یہ ہوگی کہ وہ مسلمانوں کے لئے نرم ہوں گے لیکن
کافروں اور مرتدوں کے لئے سخت رہیں گے۔ وہ اللہ کی راہ میں ہتھیار، قلم اور زبان
سے لڑیں گے مگر دنیادار انہیں فسادی اور جھگڑالو سمجھے گا۔ گالیاں دے گا اور بُرا بھلا کہے
گا لیکن انہیں اس کا کوئی غم نہ ہوگا وہ بلا خوف لومۃ لائم اعلاء کلمۃ الحق کے فرمان کی
پاسداری ہی کرتے ہی رہیں گے۔

نوٹ: موجودہ زمانہ میں ان علامتوں کے مصداق وہی علماء ہیں جو بد مذہبوں کا کھلم
کھلا رد کرتے ہیں اور لوگوں کی ملامت اور لعن طعن کو خاطر میں نہیں لاتے اور حاضرہ
میں تمام بد مذاہب سے دیوبندی، وہابی مذہب بہت زیادہ خطرناک ہے یہی لوگ ہر
طرح کا بھیس بدل کر عوام کو بہکاتے ہیں۔ ان کو اندر سے دیکھا جائے تو حضور ﷺ
کے بدترین دشمن ہیں اور ان کی عداوت و دشمنی کا بین ثبوت ان کی تحریریں ہیں اور آپ
سامعین حضرات ان تحریروں کو خوب جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے
دشمن کا حکم یوں نازل فرمایا ہے۔

**ولا تطع کل حلاف مہین ٥ ھماز مشآء بنمیم ٥ مناع للخیر معتد اثیم ٥
عتل بعدذلک زنیم ٥**

(پارہ ۲۹ رکوع ۳)

ترجمہ:
تو وہ نرم بھی پڑ جائینگے اور ہر ایسے کی بات نہ سُنتا جو بہت قسمیں کھانے والا
ذلیل، بہت طعنہ دینے والا، بہت اِدھر اُدھر کی لگاتا پھرنے والا، بھلائی سے بہت
روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، گنہگار، سرکش، اس سب پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل
ولد الزنا ہے۔

شانِ نزول

ولید بن مغیرہ نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی یعنی مجنوں کہا جس سے حضور ﷺ کو دکھ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے چند آیات مبارکہ نازل فرما کر حضور ﷺ کو تسلی و تشفی دی اور آیات مذکورہ بالا میں اس گستاخ کے نو عیبوں کو بیان فرمایا حتی کہ یہ بھی ظاہر کردیا کہ اس کی اصل ولد الحرام ہے۔ جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (ﷺ) نے میرے میں نو باتیں بیان کیں ہیں ان میں آٹھ کو تو میں جانتا ہوں لیکن نویں بات یعنی میری اصل میں خطا ہونا تجھی کو معلوم ہوگا تو مجھے سچ سچ بتا دے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا۔ اس کی ماں نے جواب دیا کہ ہاں تیرا باپ نامرد تھا مجھے فکر ہوئی کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال دوسرے لوگ لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا اور تو اسی کے نطفہ سے ہے۔

(تفسیر صاوی جلد ۴ صفحہ ۱۹۸، واحدی وغیرہ)

اسی تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو بُرا بھلا کہنا اور اس کے عیبوں کو کھلم کھلا بیان کرنا سنت الٰہیہ ہے اور گستاخ و بے ادب کون ہے قرآن سے پوچھیے۔

یحلفون باللہ ما قالو ولقد قالوا کلمۃ الکُفر وکفرُوا بعد اسلامھم

(پارہ ۱۰ رکوع ۱۶)

ترجمہ

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے۔

شانِ نزول

ابن جریر و طبرانی و ابو الشیخ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما

رہے تھے تو ارشاد فرمایا عنقریب ایک ایسا شخص آئے گا جو تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات ہرگز نہ کرنا تھوڑی دیر بعد ایک کونجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا کہ تو اور تیرے ساتھی کس بات پر میری شان میں گستاخی کا لفظ بولتے ہو؟ وہ گیا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بلا لایا سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے ۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی کہ انہوں نے گستاخی نہیں کی ہے اور بے شک وہ ضرور کفر کا لفظ بولتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی کرکے اسلام کے بعد کافر ہو گئے ۔معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا لفظ بولنے والا کافر ہے اور ایسے شخص کو کافر کہنا سنت الٰہیہ ہے۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا۔

ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض و نلعب ۔قل اباللہ وایتہ ورسولہ کنتم تستھزء ون ٥ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ۔

(پارہ ۱۰ رکوع ۱۴)

ترجمہ

اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو بے شک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے ۔تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے ۔بہانے نہ بناؤ اپنے ایمان کے بعد تم کافر ہو چکے۔

شان نزول

ابن ابی شیبہ وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ امام مجاہد شاگرد خاص سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی تھی وہ اس کو تلاش کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر منافق نے کہا کہ محمد (ﷺ) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جنگل میں ہے حالانکہ ان کو غیب کی

کیا خبر؟ حضور نے اس منافق کو بلا کر دریافت کیا تو اس نے کہا ہم تو ایسے ہی ہنسی مذاق کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی (ترجمہ) کہ اللہ اور رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے بولنے سے کافر ہو گئے۔

(تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ وتفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی)

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ لفظ بولنا کہ ان کو غیب کی کیا خبر؟ یا لکھنا جیسا کہ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۷ پر رسول کو غیب کی کیا خبر کفر ہے۔

یاایھاالذین امنوا لاتقولوا راعنا وقولو انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم٥

(پارہ اول رکوع ۱۳)

ترجمہ

ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

شانِ نزول

جب حضور ﷺ صحابہ کرام کو کچھ وعظ و نصیحت فرماتے تو وہ لوگ درمیان کلام میں کبھی کبھی عرض کرتے **رَاعِنَا** یا رسول اللہ ﷺ یعنی یا رسول اللہ ہماری رعایت فرمایئے یعنی اپنی گفتگو کو دوبارہ فرما دیجیے تا کہ ہم لوگ اچھی طرح سمجھ لیں اور یہود کی لغت میں لفظ راعنا بے ادبی کے معنی رکھتا تھا۔ یہودیوں نے اس لفظ کو گستاخی کی نیت سے کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہودیوں کی زبان جانتے تھے ایک دن یہ کلمہ آپ نے ان کی زبان سے سن کر فرمایا کہ اے دشمنانِ خدا تم پر اللہ کی لعنت ہو اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ لفظ سنا تو ان کی گردن مار دوں گا۔ یہودیوں نے کہا کہ آپ تو ہم پر ناراض ہوتے ہیں حالانکہ مسلمان بھی یہی لفظ بولتے ہیں۔ یہودیوں کے اس جواب پر آپ رنجیدہ ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں

حاضری ہو رہے تھے کہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے سے لوگوں کو روک دیا اور اس معنی کا دوسرا لفظ اُنْظُرْنَا کہنے کا حکم ہوا۔ (تفسیر صاوی جلد اصفحہ ۴۷)

ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم وتوقیر کرنا اور ان کی جناب میں ادب کے کلمات بولنا فرض ہے اور جس لفظ میں بے ادبی کا شائبہ ہو وہ ہرگز زبان پر نہیں لاسکتے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والا کافر ہے چاہے وہ صبح وشام کلمہ طیبہ کی رٹ ہی کیوں نہ لگاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم ﷺ کا ادب نصیب فرمائے (آمین)

واخردعوانا ان الحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

جن ہی جن

عنقریب منظرِ عام پر آنے والی کتاب

جی ہاں جن ہی جن ایک نایاب اور اپنے زمانے کی منفرد کتاب جو کہ اپنے نام سے ظاہر ہے۔حضور مفسرِ اعظم پاکستان شیخ القرآن والحدیث امام الوقت ،فقیہ اعظم حضرت علامہ حافظ الحاج پیر ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ کی ایک مایہ ناز تصنیفِ لطیف ہے۔

جس میں جنات کی حقیقت

جنات کے عقائد

ان کے رہن سہن کی جگہ

ان کی خوبیاں، خامیاں

انکے حالات زندگی

ان کا جینا مرنا

ان کی شرارت اور فرمانبرداری

ان کی اقسام

حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس کے صحابی جنات

جماعتِ اولیاء میں شامل جنات

ودیگر حالات وواقعات بمع حکایات

قیمت......۲۰۰ **صفحات**......۲۱۶

......ناشر......

بزمِ فیضان اُویسیه